برصغیر میں بوستان سعدی کی اُردو اور فارسی شرحوں کا تاریخ وار تعارف و تجزیہ

ڈاکٹر محمد اقبال ثاقب، اسسٹنٹ پروفیسر، شعبۂ فارسی، گورنمنٹ کالج یونیورسٹی لاہور

Abstract

While considering compilations about Sa'di, it can be said that the history of Sa'diology in the sub-continent, spread over four hundred years. Although in the history of literature, the fame of Golistan is marvellous, Bustan is also known as a masterpiece of Sa'di. In the sub-continent seventy four commentaries have been compiled in Urdu and Persian languages. This number in the sub-continent is so great, that no other region including Iran, can claim this much research on the Bustan. Considering this fact, one can easily guess about Sa'di's impact on the civilisation and culture of this area.

Keywords: Sa'di, Bustan, Sub-continent, Urdu, Persian, Commentaries, Introduction.

بوستان سعدی ۶۵۵ ق بمطابق ۱۲۵۷ء کو تصنیف ہوئی[۱]۔ برصغیر میں تقریباً اڑھائی سو سال بعد بوستان پر پہلی شرح، میر سیّد شریف گرگانی (متوفی ۸۱۶ق/۱۴۱۳ء) نے تحریر کی جس کا خطّی نسخہ پنجاب یونیورسٹی کے ذخیرہ شیرانی میں محفوظ ہے[۲]۔

۱۰۷۳ق بمطابق ۱۶۶۳ء میں عبدالرسول قرشی نے اپنے بڑے بھائی شیخ عبداللہ اور کچھ دوستوں کے کہنے پر بوستان پر شرح تحریر کی جس کے گیارہ خطّی نُسخے پاکستان کے مختلف کتابخانوں میں محفوظ ہیں جب کے ایک نُسخہ کتابخانہ ندوۃ العماء لکھنو میں موجود ہے۔

آغاز: حمد بی حد مر خالقی را کہ بہ قطرات مطرات......بوستان جھان را نظارہ داد[۳]۔

باغستان کے نام سے محمد سعد پٹنوی عظیم آبادی نے بوستان پر شرح ۱۰۹۶ق. بمطابق ۱۶۸۴ء میں تحریر کی جس کا خطّی نُسخہ ڈھاکہ یونیورسٹی کی لائبریری میں محفوظ ہے۔

آغاز: حمد بی حد و مدح بی عد لایق حضرت مالک الملکی باشد کہ بوستان......[۴]۔

عبیداللہ خویشگی قصوری نے ۱۱۰۶ق بمطابق ۱۶۹۴ء میں تحفہ دوستان کے نام سے بوستان پر شرح لکھی جس کا خطّی نُسخہ لاہور میں کتب خانہ مولوی باغ علی میں محفوظ ہے[۵]۔

عبدالواسع ھانسوی نے اورنگ زیب (حک: ۱۰۶۸۔۱۱۱۸ق.) کے دور میں بوستان سعدی پر شرح لکھی جس کے

دیباچے میں شارح یوں رقم طراز ہے:

''برای متعلمین صبیان مکاتب و پارسی خوانان از عربی بی نصیب و برای ہر کہ فی الجملہ از سواد بھرہ داشتہ باشند وغرض فھماندن مبتدیان کم سرمایہ است ونہ منتھیان بلند پایہ''۔

آغاز: ربنا لاتو اخذ نا ان نسینا.....می گوید معترف بہ عجز و نادانی در فھم الفاظ و درک معانی....۶۔

محمد افضل الہ آبادی، متوفی ۱۱۲۴ ق . بمطابق ۱۷۱۲ء نے بوستان پر شرح تحریر کی جس کا ذکر اُن کی تالیفات میں آیا ہے۔۷

علیم اللہ حسینی چشتی جالندھری، بلخی ثم سرہندی متخلص بہ علیم نے انھارالاسرار کے نام سے بوستان پر شرح ۱۱۴۵ ق. بمطابق ۱۷۳۲ء میں تحریر کی۔ مؤلف شاہ ابوالمعالی کرمانیؒ کا مرید اور میر محمد سعید المعروف سید بھیکی سیوانی کا خلیفہ تھا۔ یہ شرح پہلی مرتبہ ۱۲۸۶ ق. بمطابق ۱۷۱۷ء مطبع مطلع نور لاہور میں چھاپی گئی۔ یہ شرح ۲۲۴ صفحات پر مشتمل ہے۔

آغاز: حمد خداوندی را کہ در بوستان جان انھار اسرار جاری ساختہ.........۸۔

علی محمد بن گل محمد انصاری نے بارہویں صدی ہجری کے اوایل میں بوستان پر شرح لکھی جس کا خطّی نُسخہ سید امیر شاہ بخاری کے پاس پشاور میں محفوظ ہے اور ۱۱۰ صفحات پر مشتمل ہے۔

آغاز: سپاس بی قیاس بہ نام جہاندار جہان آفرینی کہ باطل مشتاقان را از انوار....۹۔

محمد نصیر نے گیارہویں صدی ہجری کے اواخر میں بوستان پر شرح تحریر کی جس کا خطّی نُسخہ مدرسہ ضیاء العلوم کوئٹہ میں محفوظ ہے۔

آغاز: بہ نام جہاندار جان آفرین....خداوند و خدیو وخاوند ہر سہ بہ معانی صاحب و پادشاہ و عادل حکیم راست گفتار و درست کردار............۱۰۔

بھارِ بوستان کے نام سے منشی ٹیک چند بھار (متوفی ۱۱۸۰ ق/ ۱۷۶۶ء) نے بوستان پر شرح تحریر کی جو کیسری داس سیٹھی کے توسط سے ۱۹۲۷ء میں چوتھی مرتبہ مطبع نول کشور لکھنؤ میں زیور طباعت سے آراستہ ہوئی۔ یہ شرح بہت ضخیم اور ۴۱۰ صفحات پر مشتمل ہے۔

آغاز: این گلبنِ دانش کہ نامی است بہ ''بھارِ بوستان'' وسیرش نصیب یاران و دوستان..۱۱۔

شرح بوستان محمد یہ از محمد بن غلام محمد گلھوی مرید شاہ نارووالہ (متوفی ۱۲۰۴ ق/ ۱۷۹۰ء) تیرہویں صدی ہجری کے آغاز میں تالیف ہوئی اور مطبع مصطفایی لاہور میں حسب فرمایش میاں چراغ دین وسراج دین شائع ہوئی۔ یہ ایڈیشن سنِ اشاعت کے بغیر اور ۴۶۴ صفحات پر مشتمل ہے۔

آغاز: الحمداللہ ربِ العالمین......امابعد بہ عرض می رساند راجی.........۱۲۔

مولوی غلام قادر نذیر مدراسی (متوفی ۱۲۷۷ ق/ ۱۸۶۰ء) نے خلدستان کے نام سے بوستان پر یہ شرح تحریر کی جس کا ذکر اُن کی تالیفات میں ملتا ہے۱۳۔

عندلیب بوستان از مولوی سیّد محمد حسین مدراسی (متوفی ۱۲۷۷ ق/ ۱۸۶۰ء) بوستان پر اِس شرح کے بارے میں مزید

معلومات دستیاب نہیں۱۴؎۔

مولوی عبدالغفور احقر، مدرس اول مدرسہ پانی پت نے حل الترکیب منتخب بوستان، کشاف اسرار بوستان کے نام سے یہ شرح اُردو زبان میں تحریر کی۔ کتاب کے آخر میں یہ قطعۂ تاریخِ تالیف نقل کیا ہے:

ہوئی حل جب بوستان کی کتاب
جو اثمارِ معنی سے مرطوب ہے
مناسب ہے اب احقرا سال تو
''لکھی جو یہ ترکیب کیا خوب ہے''۱۵؎

عبدالرحمان بن محمد احسان نے ۱۲۹۵ق/ ۱۸۷۸ء میں بوستان پر شرح تحریر کی جس کا خطّی نُسخہ دایرۂ تحقیقات اسلامی اسلام آباد میں زیر شمارہ ۹۲ محفوظ ہے۔

آغاز: کل امر......علمای کرام برآن معتقدند کہ.........۱۶؎۔

منشی محمد بلال متوطن سادھوراضلع انبالہ نے اُردو زبان میں بوستان کے پہلے باب کی شرح' حل ترکیب کی صورت (۱۲۹۸ق/۱۸۸۰ء) میں تحریر کی اور یہ کتاب ۱۳۰۷ق/ ۱۸۹۰ء مطبع دہلی میں شائع ہوئی۱۷؎۔ بعد ازیں باب دوم اور سوم کی حل ترکیب بھی اُردو زبان میں شائع ہوگئی۱۸؎۔

فیروز الدین بن حافظ الدین، مدرس زبان فارسی زاخیل بالا، تحصیل نوشہرہ ضلع پشاور نے ۲۹ صفر ۱۳۲۹ق/ ۱۹۱۱ء میں بوستان پر شرح لکھی جس کا خطّی نُسخہ کتابخانہ فیروزالدین زاخیل بالا میں محفوظ ہے۔

آغاز: حمد بی حدوثنای بی عد، واحداً احد اللہ الصمد.........امابعد....۱۹؎۔

مفتی فیض اللہ بن ہدایت علی (متوفی ۱۳۹۷ق/ ۱۹۷۶ء) متوطن چٹا گانگ نے اُردو زبان میں فیضِ بی پایان کے نام سے بوستان پر شرح تحریر کی۲۰؎۔

مولوی تمیز الدین بن محمد یاور نے بوستان پر شرح اور فرہنگ تحریر کی جو ۱۲۴۴ق/ ۱۸۶۸ء میں مطبع ایشیاٹک لیتھوگرافک کمپنی کلکتہ میں زیورِ طباعت سے آراستہ ہوئیں۲۱؎۔

قادر علی نے بوستان پر شرح لکھی جو ۱۲۶۶ق/ ۱۸۲۹ء میں مطبع محمدی کلکتہ سے شایع ہوئی جو ۵۰۲ صفحات پر مشتمل ہے۲۲؎۔

نامعلوم مؤلف نے بوستان پر شرح تحریر کی جو مطبع قادری کلکتہ سے ۱۲۵۲ق میں شایع ہوئی اور یہی شرح مطبع خورشید عالم لاہور سے بھی ۱۲۹۷ق/ ۱۸۸۰ء میں دوبارہ شایع ہوئی۲۳؎۔

نور احمد بن حافظ حسام الدین جس کے زمانہ حیات کے بارے میں کچھ خبر نہیں، نے بوستان پر شرح تحریر کی اور دیباچہ میں لکھتے ہیں:

''نُسخہ ھای متعددی از بوستان راگرد آوردہ، از مراجع بسیار بہرہ بُردہ ام''

آغاز: بعد از نیایش فیض آفرینی کہ خرد بہ آن رسائی.........۲۴؎۔

محمد سلطان نے تحفۃ الفقرا کے نام سے بوستان پر شرح تحریر کی جس کا خطّی نُسخہ پشاور یونیورسٹی کی لائبریری میں محفوظ ہے اور ۷۰ اصفحات پر مشتمل ہے۔

آغاز: نعت نامتناهی وحمد بی انتہا کارفرمایی را کہ..........۲۵۔

حل ترکیب بوستان کے عنوان سے نا معلوم مؤلف نے بوستان پر شرح لکھی اور یہ کتاب ۱۲۹۸ق/ ۱۸۸۱ء میں شایع ہوئی جو ۲۰۸ صفحات پر مشتمل ہے۲۶۔

مولوی محمد میرزا بیگ خان دھلوی نے اُردو زبان میں طالبعلموں کے لیے بوستان پر شرح تحریر کی جو (۱۳۰۱ق/ ۱۸۸۳ء) مطبع محمود المطابع دھلی سے شایع ہوئی ۲۷۔

مولانا فضل الرحمان دھرم کوٹی خطیب جامع مسجد خانقاہ شریف ضلع بہاولپور نے بہارِ بوستان کے عنوان سے اُردو میں بوستان پر شرح تحریر کی جو مکتبۂ علمیہ ملتان نے (۱۴۰۰ ق/ ۱۹۸۹ء) میں شایع کی۔ یہ شرح ۲۴۰ صفحات پر مشتمل ہے ۲۸۔

النھارالاسرار کے نام سے ابراہیم بن اسماعیل ٹھٹھوی نے بوستان پر شرح تحریر کی جس کا خطّی نُسخہ سندھ یونیورسٹی کی لائبریری میں محفوظ ہے۲۹۔

نامعلوم مؤلف کی بوستان پر شرح کا ایک خطّی نُسخہ جامعہ ہمدرد دھلی کی لائبریری میں محفوظ ہے۔

آغاز: بنام جھانداروجان آفرین.......... بای مفتوح بنام برای..........۳۰۔

اسلام آباد، شکار پور، راولپنڈی، حیدرآباد اور کراچی کے منتخب کتابخانوں میں بوستان کی شروح کے چھ ایسے مختلف خطّی نُسخے موجود ہیں جن کے شارحین کا علم نہیں ۳۱۔

مزید براں، بوستان محشّی کے ۳۸ نسخوں کے سینکڑوں ایڈیشن برصغیر کے طول وعرض میں شایع ہوئے۔ ان نُسخوں میں شرح حاشیے پر درج کی گئی ہے جن کی فرداً فرداً تفصیل اس مقالے میں طوالت کی وجہ سے پیش نہیں کی جا سکتی ۳۲۔

اختتامی تجزیہ:

برصغیر میں تالیف ہونے والی، تاریخ دار شروح سے معلوم ہوتا ہے کہ اس خطے میں ۱۶۵۰ء تک ایک شرح وجود میں آ گئی تھی۔ ۱۶۵۰ء سے ۱۷۰۰ء اور ۱۷۵۰ء سے ۱۸۰۰ء تک بالترتیب چار، چار شروح لکھی گئیں۔ جبکہ ۱۸۰۰ء سے ۱۸۵۰ء تک پانچ شرحیں تالیف ہوئیں۔ ۱۸۵۰ سے ۱۹۰۰ء تک بوستان پر شرح نگاری میں بے پناہ اضافہ ہوا اور ان پچاس سالوں میں بوستان پر ۳۰ شرحیں لکھی گئیں۔ یہ دور ۱۸۵۷ء سے شروع ہونے والی جدوجہد آزادی کا دور ہے۔ اس اضافے کا سبب یقیناً نظریۂ پاکستان کی فارسی زبان اور افکارِ سعدی سے مماثلت ہے۔

۱۹۰۰ سے ۱۹۵۰م. تک گیارہ شروح تحریر ہوئیں اور ۱۹۵۰ سے تادم تحریر صرف چار شرحیں تالیف ہوئیں۔ یہ دور قیام پاکستان سے اب تک کا زمانہ ہے اس دور میں آثارِ سعدی سے بے اعتنائی نا قابل فہم ہے اور شاید یہ اِسی بے اعتنائی کا نتیجہ ہے کہ مغرب کے ذرائع ابلاغ کی یلغار کے سامنے ہم اپنی تہذیبی اور ثقافتی جنگ ہار رہے ہیں۔ ہمارا معاشرہ عدم برداشت، تشدّد اور دہشت گردی کی وجہ سے خون میں لت پت نظر آتا ہے اور ہماری نوجوان نسل مشرقی

روشن فکری سے مغربی روشن خیالی کی طرف پلٹ رہی ہے یہ رجحان بہت خطرناک ہے۔ ہمیں اپنی اسلامی اور مشرقی اقدار کو بچانے کے لیے ایک بار پھر اپنی اصل کی طرف لوٹنا ہوگا اور سعدی جیسے روشن فکر معلم اخلاق کے سامنے زانوئے تلمّذ تہ کرنا ہوگا۔

حواشی:

۱۔ عابدی، وزیرالحسن؛ سعدی وخسرو، ص۴۱، پیکجز لمیٹڈ لاہور، ۱۹۷۰ء
۲۔ منزوی، احمد؛ سعدی بر مبنای نسخہ ھای خطی، ص۵۲، اسلام آباد، ۱۹۸۵ء
۳۔ منزوی، احمد؛ سعدی بر مبنای نسخہ ھای خطی، ص ص ۵۷۔۵۶، اسلام آباد، ۱۹۸۵ء
۴۔ Habib Ullah, Descriptive catalog of......in the Dacca University Library, pp72-73, 1966
۵۔ اقبال مجددی، احوال و آثار عبداللہ خویشگی قصوری، لاہور ۱۹۷۳م
۶۔ منزوی، احمد، سعدی بر مبنای نسخہ ھای خطی، ص ص ۵۲۔۵۳۔، اسلام آباد، ۱۹۸۵ء
۷۔ رحمان علی، مولوی، تذکرۂ علماء ہند (ترجمہ محمد ایوب) ص۴۱۸ کراچی، ہسٹاریکل سوسائٹی آف پاکستان، ۱۹۶۱ء
۸۔ علیم اللہ؛ اظہار الاسرار، ص۲، مطبع نور لاہور، ۱۸۶۹ء/ نوشاہی، سید عارف: فہرست چاپ ھای آثار سعدی در شبہ قارہ، ص۴۰، اسلام آباد، ۱۹۸۴ء
۹۔ منزوی، احمد؛ سعدی بر مبنای نُسخہ ھای خطّی، ص۵۸، اسلام آباد، ۱۹۸۵ء
۱۰۔ ایضاً، ص: ۶۳
۱۱۔ بہار، منشی ٹیک چند؛ بہارِ بوستان، ص۲ مطبع نول کشور لکھنو، ۱۹۲۷ء/ نوشاھی، سیّد عارف؛ فہرست چاپ ھای آثار سعدی در شبہ قارہ ص۴۰، اسلام آباد ۱۹۸۴ء
۱۲۔ محمد بن غلام محمد گلھوی، شرح بوستان محمد یہ ص۲، مطبع مصطفایی لاہور، بی تاریخ
۱۳۔ کوکن، محمد یوسف، عریبک اینڈ پرشین ان کرناٹک، ص۳۱۲، مدراس ۱۹۷۴ء
۱۴۔ ایضاً، ص: ۳۹۴
۱۵۔ احقر، مولوی عبدالغفور، حل الترکیب......ص۷، بی جا، ۱۸۷۹ء
۱۶۔ منزوی، احمد، سعدی بر مبنای نسخہ ھای خطّی، ص۶۲، اسلام آباد، ۱۹۸۵ء
۱۷۔ محمد بلال، حل ترکیب بوستان باب اوّل، دھلی، ۱۸۹۰ء
۱۸۔ نوشاھی، سیّد عارف؛ فہرست چاپ ھای آثار سعدی در شبہ قارہ، ص۳۵، اسلام آباد ۱۹۸۴ء
۱۹۔ منزوی، احمد؛ سعدی بر مبنای نسخہ ھای خطّی، ص ص ۶۳۔۶۲، اسلام آباد، ۱۹۸۵ء
۲۰۔ فیض اللہ، مفتی؛ فیض بی پایان، چٹاگانگ، بی تا
۲۱۔ نوشاھی، سیّد عارف؛ فہرست چاپ ھای آثار سعدی، ص۴۱، اسلام آباد، ۱۹۸۴ء

۲۲۔ ایضاً، ص: ۴۱

۲۳۔ ایضاً، ص: ۴۲

۲۴۔ منزوی، احمد؛ سعدی بر مبنای نسخہ ھای خطّی، اسلام آباد، ۱۹۸۵ء، ص: ۶۳-۶۲

۲۵۔ ایضاً، ص: ۶۲-۶۱

۲۶۔ نوشاھی، سیّد عارف؛ فہرست چاپ ھای آثار سعدی، ص ۳۵، اسلام آباد، ۱۹۸۴ء

۲۷۔ نوشاھی، سیّد عارف؛ اطلاع کتبی از اسلام آباد

۲۸۔ ایضاً

۲۹۔ ظہور الدین احمد، پاکستان میں فارسی ادب، جلد ۲، ص ۵۴۷، لاہور، ۱۹۷۷ء

۳۰۔ فہرست نُسخہ ھای خطی کتابخانۂ عمومی جامعہ ہمدرد دھلی، ص: ۴۰۱-۴۰۰ بی تا

۳۱۔ تفصیل کے لیے دیکھیے: منزوی، احمد، سعدی بر مبنای نُسخہ ھای خطّی، صص ۶۵-۶۴، اسلام آباد، ۱۹۸۵ء

۳۲۔ تفصیل کے لیے دیکھیے: نوشاھی، سیّد عارف، فہرست چاپ ھای آثار سعدی در شبہ قارہ، اسلام آباد، ۱۹۸۵ء